1914ء میں سقوط خلافت عثمانیہ کے بعد

اب 2014ء میں یکم رمضان 1435ھ کو خلافت اسلامیہ کے قیام کا اعلان

مسلمانوں کے خلیفہ:

ابراھیم بن عواد بن ابراھیم البدری الحسینی القرشی البغدادی

دولت اسلامیہ عراق وشام ختم کر کے اب صرف دولت اسلامیہ (آئی ایس) ہے

شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی حفظہ اللہ کا نیا بیان

"یہ اللہ کا وعدہ ہے"

خاص رپورٹ: انصاراللہ اردو

1914ء میں سقوط خلافت اسلامیہ کے بعد پہلی عالمی جنگ کے نتیجے میں یہود و نصاری اور مرتدین نے مل کر مسلمانوں کو سائیکس بیکو معاہدے کے ذریعے مختلف ملکوں میں تقسیم کر کے ان میں پھوٹ ڈال دی تھی اور ان کی وابستگی اسلام کی بجائے وطن پرستی کے بت کے ساتھ کر دی تھی۔

لیکن اب دولت اسلامیہ نے اللہ کے فضل سے پہلی مرتبہ سائیکس بیکو کی سرحدی لائنوں کو ختم کر کے شام و عراق کو پھر سے یکجا کر دیا ہے اور عالم اسلام کو دوبارہ ایک مملکت کی صورت میں اکٹھا کرنے کے لیے جدوجہد شروع کر دی ہے۔

اسی مقصد کی خاطر اب 2014ء میں یکم رمضان 1435ھ کو دولت اسلامیہ کی شوری کونسل نے خلافت اسلامیہ کے قیام کا اعلان کیا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا خلیفہ: ابراہیم بن عواد بن ابراہیم البدری الحسینی القرشی البغدادی حفظہ اللہ کو مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اسی لیے دولت اسلامیہ عراق وشام ختم کر کے اب صرف دولت اسلامیہ (آئی ایس) نام رکھا گیا ہے تاکہ شام و عراق کے بعد دیگر ملکوں تک یہ خلافت وسیع ہو سکے۔

خلافت اسلامیہ کے قیام کا اعلان ۲۹ جون 2014ء یکم رمضان المبارک کو دولت اسلامیہ کے مرکزی ترجمان شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی حفظہ اللہ نے نیا آڈیو بیان جاری کر کے کیا جس کا عنوان یہ ہے:

"یہ اللہ کا وعدہ ہے"

اس آڈیو بیان میں شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ نے فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ طاقتور زبردست کے لیے ہیں۔ درود سلام ہوں، اس ہستی پر جسے تلوار کے ساتھ دو جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔ اما بعد:

اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ *} [النور: 55]

”جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جس دین کو تمہارے لیے پسند کیا ہے، اسے ضرور استحکام بخشے گا۔ اور انہیں خوف کے بعد امن دے گا۔ وہ صرف میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائے گے۔ اور جو اس کے بعد انکار کرے تو پس یہی لوگ فاسق ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اقتدار دینے، زمین میں استحکام بخشنے اور امن فراہم کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے، لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ:

{يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

”وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی بھی چیز کا شرک نہیں کریں گے۔“

اللہ پر ایمان لانا اور شرک کے تمام دروازوں اور رنگینیوں سے دور رہنا۔ ہر چھوٹے اور بڑے معاملے میں اللہ کے حکم کے آگے سر خم کرنا اور ان میں اس کی اطاعت کو بجالانا۔ اطاعت بھی ایسی کہ جو خواہشات، شہوات اور رغبتوں کو اس کے ماتحت کر دیں جو نبی ﷺ لیکر آئے ہیں۔

اسی شرط کے ساتھ اللہ کا وعدہ پورا ہو گا اور اسی کے ذریعے سے معاشرے کی اصلاح، ظلم کا خاتمہ، عدل کو پھیلانے، امن وامان کو یقینی بنانے اور اس خلیفہ کا انتخاب ممکن ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتایا ہے۔

اس شرط کو پورا کیے بغیر حکمران محض بادشاہ اور ان کے اقتدار و حکمرانی کے ساتھ تباہی، فساد، ظلم، قہر، خوف، جانوروں کے رہن سہن کی طرح انسانی انحطاط ہوتا ہے۔

یہ ہے اس جانشینی کی حقیقت، جس کی خاطر اللہ تعالی نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ محض بادشاہی، اقتدار، غلبہ اور حکمرانی مراد نہیں تھی بلکہ ان سب کو مسخر کر دیا ہے کہ ان کا استعمال دنیوی واخروی مفاد کے لیے شریعت جو تقاضے کرتی ہے، انہیں اللہ کے حکم کو بجالاتے ہوئے پورا کریں۔ اس کے دین کو قائم کریں اور اس کی شریعت کی حکمرانی قائم کریں۔

اسی مقصد کی خاطر اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کو مبعوث کیا، کتابوں کو نازل کیا اور اسی کی خاطر جہاد کی تلواریں لہرائیں۔ اللہ تعالی نے امت محمد ﷺ پر اکرام کرتے ہوئے اسے تمام امتوں میں سب سے بہترین امت بنانے سے نوازا۔

{كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ} [آل عمران: 110]

”(مومنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

اس امت کو زمین میں جانشینی دینے کا وعدہ کیا ہے، جب بھی یہ امت ایمان کو مضبوطی سے تھامے اور اسباب کو اختیار کرے۔

{وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ} [النور: 55]

”جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔“

اللہ تعالی نے دنیا کی قیادت اور زمین کی بالادستی اس امت کے ہاتھ میں دیدی ہے جب تک یہ اس شرط کو پورا کریں:

{يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

"وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔"

اللہ تعالی نے عزت بھی اس امت کے لیے کر دی ہے۔

{وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ} [المنافقون: 8]

"حالانکہ عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی۔"

جی ہاں! بلاشبہ عزت بھی اس امت کے لیے ہیں۔ یہ عزت اللہ تعالی کی عزت سے حاصل شدہ ہے اور یہ عزت مومن کے دل میں ایمان کے ساتھ رچی وبسی ہوئی ہے۔ یہ عزت ایسی ہے کہ نہ جھکتی ہے اور نہ ہی مداہنت اختیار کرتی ہے، خواہ جس قدر تکالیف ومصائب آ جائیں۔ یہی عزت بہترین امت –جو امت محمد ﷺ ہے– کی لائق ہے، جو کبھی ذلت پر راضی نہیں ہوتی، جو کبھی اللہ کے سوا کسی کے آگے نہ جھکتی ہے اور نہ سرنڈر کرتی ہے، جو سرکشی اور ظلم پر راضی نہیں ہوتی ہے۔

{وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ *} [الشوری: 39]

"اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر سرکشی (ظلم وتعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں۔"

یہ خودار عزت والی امت ہے جو کبھی ذلت پر سوتی نہیں ہے اور نہ ہی اپنے دین پر مصالحت کرتی ہے اور نہ ہی کمزوری کو برداشت کرتی ہے۔

{وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ *} [آل عمران: 139]

”اور (دیکھو) ہمت نہ ہارنا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔“

یہ طاقتور امت ہے اور یہ خود دار امت ہے؟ ایسا کیوں نہ ہو؟ اللہ تعالی نے تو اس امت کو بھیجا ہی اس لیے ہے کہ یہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر بندوں کی رب کی عبادت کی طرف لیکر آئے۔

ایسا کیوں نہ ہو؟ اس امت کو اللہ پھیلا رہا ہے، اللہ اس امت کے ساتھ ہے اور وہی اس امت کی تائید ونصرت کر رہا ہے۔

{ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لا مَوْلَى لَهُمْ *} [محمد: 11]

”یہ اس لئے کہ جو مومن ہیں ان کا مولٰی (ومددگار) اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولٰی نہیں۔“

یہ ہے امت محمد ﷺ، جس نے جب بھی اللہ تعالی کے ساتھ سچ کو اختیار کیا تو اللہ تعالی نے اس کے لیے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

اللہ تعالی نے ہمارے نبی ﷺ کو اس وقت مبعوث کیا، جب عرب پرلے درجے کی جاہلیت میں تھے اور انتہائی گمراہی میں تھے۔ ننگے بدن، خالی پیٹ اور کسری وقیصر کی ذلت کے ساتھ غلامی کرنے والے تھے اور ان دونوں میں سے جو بھی غالب آتا، وہ ان پر حکمرانی کرتا تھا۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ *} [الجمعة: 2]

”اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔“

اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ}

[الأنفال: 26]

”اور اس وقت کو یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان وماں نہ کر دیں)۔“

(مفسر) قتادہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ”عرب سب سے زیادہ ذلیل ترین لوگ تھے، سب سے زیادہ بھوک کا شکار ہونے والے، سب سے زیادہ جاہل، سب سے زیادہ اپنی چمڑیوں کو برہنہ رکھنے والے، ایسی قوم تھی کہ کھاتے نہیں تھے بلکہ ان کو کھایا جاتا تھا، ان میں سے جو زندہ رہتا، وہ سرکش رہتا اور جو مرتا تو اسے آگ میں ڈال دیا جاتا۔“ قتادہ رحمہ اللہ کی بات مکمل ہوئی۔

القادسیہ کے دن صحابہ کا ایک وفد کسریٰ یزدجر پر داخل ہوا اور اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے آگے سے کہا کہ: ”مجھے روئے زمین پر کسی قوم کے بارے میں نہیں معلوم کہ وہ تم سے زیادہ شقی ہوں، تعداد میں کم اور تم سے زیادہ آپس میں جھگڑالو اور ذلت کا شکار ہوں۔ ہم تمہیں اپنے بستیوں کے کناروں پر رکھتے تھے تاکہ تم ہمیں کافی ہو جاؤ۔ فارس تم پر حملہ آور نہیں ہوا ہے اور نہ ہی تم چاہتے ہو کہ ان کا سامنا کرو۔“

یہ سن کر ساری قوم خاموش ہو گئی تو مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور جواب دیتے ہوئے کہا کہ: ”تو نے جو ہماری بدحالی بیان کی ہے، واقعی ہم سے زیادہ کسی کے بدتر حالات نہیں تھے۔ ہماری بھوک تو بھوک کی مانند نہیں تھی۔ ہم گبریلا، بچھوں اور سانپوں وغیرہ کو کھاتے تھے۔ زمین کی پشت ہمارے گھر تھے۔ ہمارا دین ایک دوسرے کو قتل کرنا اور ایک دوسرے پر سرکشی کرنا تھا۔ ہم اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے کہ اس خوف سے کہ وہ ہمارے کھانے میں کھائے گی۔“

یہ تھا اسلام کے آنے سے پہلے عرب کا حال۔ قبائل بکھرے ہوئے انتشار و ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے اور ایک دوسرے کی گردنیں مارتے تھے۔ لیکن جب اللہ نے ان پر انعام کیا اور اسلام قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے ان کے بکھرے پن کو ختم کیا، ان کی صفوں کو متحد کیا، ان کو ذلت کے بعد عزت دی، اور

ان کے دلوں میں الفت ڈال دی کہ یہ آپس میں اللہ کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی بن گئے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

{لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ} [الأنفال: 63]

"اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔ مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔"

ان کے دلوں سے بغض و کینہ کو نکال کر ایمان کے ساتھ ان کو متحد کر دیا اور ان کے پاس تقوی ہی ایسا ترازو بن گیا۔ یہ عربی و عجمی، مشرقی و مغربی، گورے و کالے میں اور امیر و غریب کے درمیان فرق کرنا چھوڑ دیا۔ قومیت پرستی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور جاہلیت کے نعروں کو چھوڑ دیا۔ صرف "لا الہ الا اللہ" کے پرچم کو تھاما، سچائی اور اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اللہ تعالی نے انہیں اس دین کی بدولت اعلی مقام عطا فرمایا، انہیں اس رسالت کو اٹھانے سے نوازا اور انہیں دنیا کی بادشاہت اور زمین کی حکمرانی عطا کر دی۔

اے ہماری گرامی قدر امت! اے بہترین امت اللہ تعالی اس امت کو ایک سال میں وہ کچھ فتح دیتا ہے جو اس کے علاوہ کسی اور پر کئی برسوں بلکہ کئی دہائیوں میں بھی نہیں دیتا ہے۔

مسلمان صرف 25 سال میں دو ایسی سپر پاوروں کو ختم کرنے میں کامیاب ہوئے، جو تاریخ کی سب سے بڑی سپر پاور طاقتیں سمجھی جاتی تھی۔

مسلمانوں نے ان کی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور مجوسیوں کی آگ کو ہمیشہ کے لیے بجھا دیا جبکہ صلیب کی ناک کو انتہائی کم تعداد کے ساتھ زمین میں بار بار رگڑ کر اسے ذلت سے دوچار کیا۔

ابن ابي شیبۃ اپنی مصنف میں روایت کرتے ہیں کہ: "جب سعد ابن ابي وقاص رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ قادسیہ اترے تو کہا کہ ہماری تعداد ساتھ یا آٹھ ہزار سے زائد نہیں ہے جبکہ مشرکین ساٹھ ہزار سے

زائد ہیں اور ان کے ساتھ گھوڑے ہیں۔ جب مشرکین اترے تو انہوں نے ہم سے کہا کہ تم واپس چلے جاؤ! تمہاری نہ تعداد ہے اور نہ تمہارے پاس کوئی قوت اور ہتھیار ہیں۔ تم واپس چلے جاؤ۔ ہم نے کہا کہ ہم واپس نہیں جائینگے۔ تو وہ مشرک ہنسنے لگے اور ہمارا مذاق اڑانے لگے۔"

ہاں میری امت! یہی ننگے بدن اور پاؤں والے، بکریاں چرانے والے، جو برائیوں میں سے کسی نیکی کو اور باطل میں سے کسی حق کو نہیں پہچانتے تھے۔ انہوں نے ہی زمین کو ظلم وجور کے بعد عدل سے بھر دیا اور کئی صدیوں تک زمین کے بادشاہ بن گئے۔

یہ سب کسی قوت وتعداد اور دانشمندی کی بنا پر نہیں ہوا بلکہ یہ سب کچھ اللہ پر ایمان لانے اور اس کی رسول ﷺ کی ہدایت کی پیروی کرنے کا نتیجہ تھا۔

اے امت محمد ﷺ ! اب بھی تو سب سے بہترین امت ہے اور اب بھی عزت تیرے لیے ہے۔ تجھے سیادت وحکمرانی دوبارہ ضرور ملکر رہے گی۔ جو اس امت کا کل پروردگار تھا، آج بھی وہی اس امت کا پروردگار ہے۔ جس رب نے کل اس امت کی مدد کی تھی، وہی رب آج اس امت کی مدد کر رہا ہے۔

اب وقت آگیا ہے، بیداری کا! اس ذلت کے سمندروں میں غرق ہونے والی نسلوں کے لیے، جو ذلت پر راضی ہو چکی ہیں اور جن پر غفلت میں پڑے رہنے کی وجہ سے سب سے گھٹیا لوگ مسلط ہو چکے ہیں۔

اب وقت آگیا ہے کہ یہ امت محمد ﷺ بیدار ہوں اور اپنی نیند سے جاگ جائے۔ رسوائی کے کپڑوں کو اتار پھینکے اور ذلت کے غبار آلود کو جھاڑ کر اٹھ کھڑی ہو۔ اب رونے اور پیٹنے کا زمانہ چلا گیا ہے۔ اللہ کے حکم سے فجر طلوع ہونے والی ہے اور بھلائی کی کرنیں ہر طرف پھیلنے والی ہیں۔ کامیابی کی نشانیاں ہر طرف نظر آرہی ہیں۔ یہ دولت اسلامیہ کا پرچم جو توحید کا پرچم ہے بلند ہو کر لہرا رہا ہے اور حلب سے لیکر دیالی تک اس کا سایہ ہے۔ اس پرچم کے نیچے طواغیت کی دیواریں منہدم ہیں اور ان کے تمام جھنڈے سرنگوں ہیں،

ان کی سرحدی لائنیں تباہ شدہ ہیں، ان کے فوجی ذلت ورسوائی کے ساتھ ہلاک، قید اور دربدری کے درمیان میں ہیں۔ مسلمان عزت دار ہیں جبکہ کافر ذلیل ہیں۔ اہل سنت محترم ومکرم ہیں جبکہ اہل بدعت ذلیل ورسوا ہیں۔

اللہ کی تمام حدود نافذ ہیں۔ تمام شگافوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ صلیب کو توڑ دیا گیا ہے۔ مزاروں کو منہدم کر دیا گیا ہے۔ تلوار کے زور پر قیدیوں کو رہا کرا لیا گیا ہے۔ عوام دولت کے چاروں کونوں میں پھیل کر اپنے معاش میں لگے ہوئے ہیں اور انہیں اپنے مالوں وجانوں کو ملنے والے امن کی بدولت کسی قسم کا کوئی خوف لاحق نہیں ہیں۔

والیوں کو مقرر کر دیا گیا ہے، قاضیوں کو ذمہ داریاں دیدی گئی ہیں۔ جزیہ عائد کر دیا گیا ہے۔ اموال الفیئ اور زکوۃ وخراج کو نکالا جا رہا ہے۔ تنازعات کو حل کرنے اور مظالم کو دور کرنے کے لیے عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ برائیوں کو مٹا دیا گیا ہے۔ مساجد ودروس اور دینی کلاسیں قائم ہیں۔ اللہ کے فضل سے سارا کا سارا دین اللہ کے لیے ہیں۔ کوئی بھی ایک ایسا واجبی معاملہ باقی نہیں رہا، جس کو چھوڑنے پر امت گناہگار ہوتی ہوں۔

بس امت نے ایک چیز کے ضائع ہونے کے بعد سے عزت کا ذائقہ نہیں چکھا ہے اور وہ چیز ہر مسلمان مومن کے دل میں خواب کی طرح موجود ہے۔ وہ چیز ہر توحید پرست مجاہد کے دل میں امید بن کر لہراتی ہے۔ وہ چیز ہے: خلافت۔ خبردار! وہ خلافت ہی ہے۔ ہاں! یہ عصر حاضر کا وہ فریضہ ہے جسے ضائع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

{ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً } [البقرة: 30]

”اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) خلیفہ بنانے والا ہوں۔“

امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ” یہ آیت ایک امام اور خلیفہ کو نامزد کرنے میں اصل ہے، جس کی سب اطاعت کریں اور جو کلمہ کو یکجا کریں، جس کے ذریعے سے خلافت کے احکام نافذ ہوں۔“

خلیفہ کو مقرر کرنے کے واجب ہونے میں امت کے درمیان کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔ بلکہ سب ائمہ اس پر متفق ہیں۔

لہذا! دولت اسلامیہ کی شوریٰ کونسل کا اجتماع ہوا اور اس معاملے پر غور و فکر کیا گیا کہ دولت اسلامیہ اللہ کے فضل سے خلافت کے تمام اجزاء و لوازم کی مالک بن چکی ہیں۔ اس لیے اب خلافت کا قیام نہیں کیا گیا تو مسلمان گناہگار ہونگے اور دولت اسلامیہ کے پاس خلافت کا قیام نہ کرنے کے لیے کوئی شرعی عذر اور رکاوٹ بھی باقی نہیں رہی ہے۔ اس لیے دولت اس کے قیام میں تاخیر کرتا ہے یا اسے ملتوی کرتا ہے تو وہ گناہگار ہو گی۔

لہذا امراء، قائدین، اور شوریٰ کونسل پر مشتمل دولت اسلامیہ کی اہل الحل والعقد نے "خلافت اسلامیہ کے قیام کے اعلان"، اور خلیفۃ المسلمین مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سب نے شیخ المجاہد، عالم باعمل و عابد، امام الہمام المجدد، بیت نبوت کے بیٹے، عبداللہ: ابراہیم بن عواد بن ابراہیم بن علی بن محمد کی بیعت کی ہے جو نسب کے طور پر البدری القریشی الہاشمی الحسینی ہیں۔ سامرائی ہیں، پیدائش اور پرورش پانے کے لحاظ سے۔ بغدادی ہیں: طلب علم اور سکونت اختیار کرنے کے لحاظ سے۔ انہوں نے اس بیعت کو قبول کر لیا ہے۔

اس طرح وہ دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کے امام و خلیفہ ہیں۔

اسی بنا پر ”عراق وشام“ کا نام ”دولت اسلامیہ کے نام سے ختم کر دیا گیا ہے اور اب نام صرف ”الدولۃ الاسلامیۃ (دولت اسلامیہ)“ تک محدود ہیں اور اس بیان کے جاری ہونے کے بعد سے یہی نام استعمال کیا جائے گا۔

ہم یہاں تمام مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ: خلافت کے اعلان کے ساتھ ہی تمام مسلمانوں پر خلیفہ ابراہیم حفظہ اللہ کی بیعت کرنا اور ان کی نصرت کرنا واجب ہو چکی ہیں۔ اسی طرح جہاں تک دولت اسلامیہ کی سلطنت پہنچتی ہے اور جہاں تک اس کے سپاہی پہنچتے ہیں، وہاں تک موجود تمام امارتوں، جماعتوں، ولایتوں اور تنظیموں کی شرعی حیثیت ختم ہو چکی ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ عبدوس بن مالک العطار کی روایت میں کہتے ہیں کہ: ”جو تلوار کے زور پر غالب ہو یہاں تک کہ وہ خلیفہ بن جائے اور وہ امیر المومنین کہلائے تو اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ وہ اسے امام نہ سمجھے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر۔“

خلیفہ ابراہیم حفظہ اللہ میں وہ خلافت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، جو اہل علم نے ذکر کیں ہیں۔ عراق میں اہل الحل والعقد کی جانب سے ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کے جانشین کے طور پر ان کا انتخاب کیا گیا تھا اور ان کی سلطنت عراق وشام کے بڑے حصے تک پھیل چکی ہے، جبکہ آج زمین پر حلب سے دیالی تک ان کے حکم کی حکمرانی قائم ہے۔

اس لیے اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ اپنے خلیفہ کی سمع واطاعت کرو۔ اپنے دولت کی مدد کرو، جو اللہ کے فضل سے دن بدن عزت ورفعت پا رہی ہے اور اس کی تعداد بڑھتی و پھیلتی جا رہی ہے۔

اے مسلمانو! آگے بڑھو! اپنے خلیفہ کے ارد گرد جمع ہو جاؤ اور اسی طرح زمین کے بادشاہ اور جنگوں کے شہسوار بن جاؤں جیسا کہ تم ہمیشہ زمانے میں تھے۔

لپکو! عزت، مکرم، خود مختاری اور شریفانہ زندگی گزارنے کے لیے آگے بڑھو۔

جان لو! کہ ہم ایسے دین کے لیے لڑ رہے ہیں، جس کو غالب کرنے کا وعدہ اللہ تعالی نے کیا ہے اور ایسی امت کے لیے جس کے لیے اللہ تعالی عزت، رفعت اور بالادستی مقرر کر دی ہے جبکہ اسے اقتدار اور جانشینی دینے کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمانو! اپنی عزت اور اپنی نصرت کی طرف بڑھو۔

اللہ کی قسم! اگر تم جمہوریت، سیکولر ازم، قومیت پرستی اور مغرب و امریکہ کے دیگر گھٹیا نظریات کے ساتھ کفر کروں اور اپنے دین و عقیدہ کی طرف لوٹ جاو۔ اللہ کی قسم! تم زمین کے مالک بن جاؤگے اور مشرق و مغرب تمہارا ماتحت ہو گا۔ یہ اللہ کا تم سے وعدہ ہے۔ یہ اللہ کا تم سے وعدہ ہے۔

{وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ *} [آل عمران: 139]

”اور (دیکھو) ہمت نہ ہارنا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔“

یہ اللہ کا تم سے وعدہ ہے۔

{إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ} [آل عمران: 160]

”اگر اللہ تمہاری مدد کریں تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔“

یہ اللہ کا تم سے وعدہ ہے۔

{فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ *} [محمد: 35]

"تو تم ہمت نہ ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ۔ اور تم تو غالب ہو۔ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہر گز تمہارے اعمال کو کم (اور گم) نہیں کرے گا۔"

یہ اللہ کا تم سے وعدہ ہے۔

{وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ} [النور: 55]

"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔"

پس اپنے رب کے وعدے کی طرف بڑھو؛

{إِنَّ اللَّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ *} [آل عمران: 9]

"بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

روئے زمین پر موجود تمام گروپوں اور جماعتوں کے لیے، اسلامی نعروں کو بلند کرنے والوں اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے کوشاں تمام مجاہدین کے لیے اور تمام قائدین اور امراء کے لیے یہ پیغام ہے کہ: اللہ سے اپنے بارے میں ڈرو! اللہ سے اپنے جہاد کے بارے میں ڈرو۔ اللہ سے اپنی امت کے بارے میں ڈرو۔

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ * وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ} [آل عمران: 102، 103]

"مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا* اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔"

اللہ کی قسم! ہمیں تمہارے لیے اس دولت کی مدد سے پیچھے رہنے کے لیے کوئی عذر نہیں ملتا ہے۔ پس ایسا موقف اختیار کرو کہ جس سے اللہ تعالی تم سے راضی ہو جائے۔ پردے ہٹ چکے ہیں اور حق عیاں ہو چکا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک مملکت ہے۔ یقیناً یہ ایک ریاست ہے۔ یہ مسلمانوں، کمزوروں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی مملکت ہے۔

پس اگر تم اس دولت کی مدد کرو گے تو یہ تم اپنے لیے کرو گے۔ یہ خلافت ہے۔ پس اب وقت آ گیا ہے کہ تم اپنے بکھرے پن، انتشار اور تفرقہ کو ختم کرو، جس میں اللہ کے دین سے کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

پس اگر تم نے اس دولت کو بے یار و مددگار چھوڑا یا اس سے دستبردار ہوئے تو تم اس دولت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ تم صرف اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاؤ گے کیونکہ یہ دولت ہے اور دولت بھی مسلمانوں کی۔

تمہارے لیے امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت کردہ وہ حدیث ہی کافی ہے، جسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"إن هذا الأمر في قريش؛ لا يعاديهم أحد إلا كبّه الله على وجهه، ما أقاموا الدين".

”یہ (خلافت والا) معاملہ قریش میں ہے۔ ان سے جو دشمنی کرے گا تو اسے اللہ تعالی منہ کے بل واپس پلٹائے گا، اس وقت تک جب یہ دین کو قائم کریں۔“

اے گروپوں اور تنظیموں کے سپاہیو! یاد رکھو! اس زمین پر استحکام ملنے اور خلافت کے قیام کے بعد تمہاری جماعتوں اور تنظیموں کی شرعی حیثیت منسوخ ہو چکی ہیں۔ پس اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ وہ خلیفہ کے لیے وفاداری نبھانے کا عہد نہ کریں۔

اگر تمہارے امراء تمہارے درمیان یہ وسوسہ ڈالیں کہ یہ خلافت نہیں ہے۔ تو یہ اس سے قبل تمہارے سامنے یہ وسوسہ پھونکتے رہے تھے کہ یہ دولت نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرضی کارٹونی ریاست ہے۔ یہاں تک کہ تمہارے پاس ٹھوس خبر آئی کہ یہ واقعی ایک مملکت ہے۔ اسی طرح تمہارے پاس ضرور یہ خبر آئے گی ۔۔۔خواہ کچھ عرصہ بعد ہی۔۔۔ کہ یہ دولت واقعی اللہ کے حکم سے ایک خلافت ہے۔

یاد رکھو! اب تک کامیابی کو جو چیز ملتوی کر رہی ہے، وہ ان تنظیموں کے بدولت ہیں۔ یہ تنظیمیں ہی فرقہ، اختلاف اور (مسلمانوں کی) ہوا اکھیڑنے کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ یہ تفرقہ بازی اسلام میں سے نہیں ہے۔

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ} [الأنعام: 159]

"جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے رستے نکال کر) تفرقہ ڈال دیا اور کئی کئی فرقے ہو گئے۔ ان سے تم کسی چیز میں نہیں۔"

یاد رکھو! تمہارے امراء تمہیں جماعت و خلافت کے خیر عظیم سے صرف دو انتہائی کمزور وباطل شبہات کے ذریعے روکیں گے۔

اول: وہی دولت پر لگایا جانے والا سابقہ الزام کے یہ خارجیوں کی ریاست ہے۔ اس طرح کے دیگر الزامات جن کا غلط ہونا سب پر عیاں ہو چکا ہے اور جن کے جھوٹے پن کھل کر ان شہروں میں سامنے آگیا ہے جو دولت کے ماتحت ہیں۔

دوم: تمہارے امراء اپنے آپ کو اور تمہیں یہ باور کرائیں گے کہ یہ ایک چنگاری ہے جو کبھی بجھ سکتی ہے اور کافر امتیں اسے باقی رہنے نہیں دینگے۔ سب اکھٹی ہو کر اسے جلد ہی ختم کر دینگے۔ اس کے صرف وہ سپاہی باقی رہینگے جو اپنی جان بچاتے ہوئے پہاڑوں، وادیوں اور صحراؤں یا جیلوں کے پیچھے چلے جائیں گے۔ اس وقت ہم عمدہ جہاد کریں گے۔ ہوٹلوں اور کانفرنسوں سے دور ہمارے اندر عمدہ جہاد کی سکت نہیں۔ ہم تو جہادِ امت میں امت کی قیادت کرنا چاہتے ہیں۔

تباہی ہوں، ایسے امراء کے لیے اور تباہی اس امت کے لیے، جسے یہ جمع کرنا چاہتے ہیں، جو سیکولروں، جمہوریت پسندوں اور وطن پرستوں کی امت ہے۔ جو مرجئہ، اخوان اور سروریوں کی امت ہے۔

{يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُورًا *} [النساء: 120]

"وہ ان کو وعدے دیتا رہا اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں جو وعدے دیتا ہے، وہ دھوکا ہی دھوکا ہے۔"

اللہ کے حکم سے یہ دولت باقی رہے گی۔ عراق کے گروپوں اور اس کے قائدین سے پوچھو! کہ انہوں نے کس قدر اس دولت کے زوال پذیر ہونے کی آرزو کرتے تھے جبکہ وہ ان سے زیادہ طاقتور اور قوت میں بھی زیادہ تھے۔

{أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ} [الروم: 9]

"کیا اُن لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے ان کا انجام کیسے ہوا۔"

اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو! تمہیں یہ فتح مبین مبارک ہو۔ تمہیں یہ کامیابی مبارک ہو۔ آج کافر ایسے غیض وغضب میں مبتلا ہیں کہ اس جیسا غیظ کبھی بعد میں نہیں ہوگا اور ان میں سے اکثر غیظ کے مارے مر رہے ہیں۔ دوسری طرف آج مومنین اللہ کی مدد اور اس کی اس عظیم فتح پر خوش ہیں۔ منافقین کے سر جھک گئے ہیں جبکہ شیعہ، صحوات (جعلی مزاحمتی تنظیمیں، قبائلی لشکر اور مقامی بیداری ملیشیا) اور مرتدین نامراد ہیں۔ طواغیت خوف وڈر سے مشرق میں کانپ رہے ہیں۔ مغرب میں کافر قومیں خوف ورعب سے تھر تھر کانپ رہی ہیں۔ آج شیطان اور اس کی پارٹی کے تمام جھنڈے سرنگوں ہیں۔

آج توحید اور اہل توحید کا پرچم بلند لہرا رہا ہے۔ آج مسلمان عزت دار ہیں۔ یہ تمہاری خلافت واپس آچکی ہے۔ کتنی گردنیں ذلت اور کتنی ناکیں مٹی آلود ہوئی ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ اس خلافت کو نبوی منہج کی خلافت بنائے۔

آج یہ آرزو پوری ہو چکی ہے۔ آج یہ خواب حقیقت دھار چکا ہے۔ پس تمہیں مبارکباد ہوں۔ تم نے جو کہا، اسے سچ کر دکھایا اور جو تم نے وعدہ کیا، اسے پورا کر ڈالا۔

اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو! اللہ تعالی کی تم پر عظیم نعمت یہ ہے کہ اس نے تمہیں یہ دن عطا کیا اور تمہیں اس کامیابی کو دیکھنے دیا، جو اللہ کے فضل کے بعد روئے زمین کے سب سے بہترین لوگ اور تمہارے سے پہلے سبقت لیجانے والے بھائیوں کے خونوں، چیتھڑوں کی بدولت ملی ہے؛ جنھوں نے پرچم کو اٹھایا اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانی دیتے ہوئے جدوجہد کیں یہاں تک کہ یہ پرچم انہوں نے تم تک لہراتے ہوئے سپرد کیا۔ انہوں نے جو کہا کر دکھایا۔ اللہ ان پر رحم کرے اور انہیں اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

پس خبردار! تم اس بھاری امانت کی حفاظت کرو اور اس پرچم کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ اسے اپنے چیتھڑوں پر بلند کرو اور اس کے ماتحت اپنی جانیں قربان کرو، یہاں تک تم یہ پرچم اللہ کے حکم سے عیسی بن مریم علیہ السلام کے حوالے کردو۔

اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو! اللہ تعالی نے ہمیں جہاد کا حکم دیا ہے اور ہم سے کامیابی کا وعدہ کیا ہے لیکن ہم کو اس کامیابی کا مکلف نہیں بنایا ہے۔ پس آج اللہ تعالی نے تمہیں اس کامیابی سے نوازا ہے اور اس لیے ہم نے خلافت کا اعلان کیا ہے کیونکہ ہم اللہ کے فضل سے خلافت کے تمام لوازم اور اجزاء کے مالک بن چکے ہیں۔ ہم اس خلافت کو قائم کرنے پر اللہ کے حکم سے قادر ہیں۔ پس ہم اللہ کے حکم کو بجالاتے ہوئے اسے قائم کر رہے ہیں تاکہ اللہ تعالی کے ہاں ان شاء اللہ معذور ہو سکیں۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ ایک گھنٹے یا ایک دن باقی رہے کیونکہ پہلے بھی اور بعد میں بھی حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔

اگر یہ خلافت مزید طول پکڑتی ہے اور زیادہ طاقتور ہوتی ہے تو یہ اللہ واحد کا فضل اور اس کا احسان و نعمت ہو گی۔ اگر یہ زائل اور کمزور ہو جائے تو جان لو کہ یہ ہمارے اپنی طرف سے ہے اور یہ ہمارے ہاتھوں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

پس ہم ہر گز سستی اختیار نہ کریں اور جب تک ہم میں سے ایک باقی رہے۔ ہم اسے نبوی طرز پر واپس لانے کے لیے ان شاء اللہ جدوجہد کریں۔

دولت اسلامیہ کے سپاہیو! تم ایسی جنگوں کی طرف بڑھ رہے ہو، جو بچوں کو بوڑھا بنا دیتی ہیں۔ ایسی آزمائشوں اور رنگین فتنوں، مسائل، مصیبتوں اور مشقتوں سے تمہارا سامنا ہو گا کہ جن میں نجات اسی کو ملے گی جس پر اللہ رحم کرے؛ اور ثابت قدم وہی رہے گا جسے اللہ ثابت قدم رکھنا چاہے گا۔

سب سے بڑا فتنہ دنیا ہے۔ پس تم اس دنیا میں سبقت کرنے سے بچو۔ اس امانت کو یاد رکھو! جس کا بوجھ تم نے اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔ پس تم اسلام کی چار دیواری کے نگران اور اسلام کے چوکیدار بن چکے ہوں۔

پس تم اس امانت کی حفاظت صرف ظاہر و باطن میں تقوی اختیار کرنے، قربانیاں دینے، صبر کرنے اور خون بہانے سے ہی کر سکتے ہو۔

پھر یہ یاد رکھو! کہ اللہ تعالی نے تم کو جو یہ کامیابی عطا کی ہے، اس کے بڑے اسباب میں سے یہ ہے کہ تمہارا آپس میں ایک دوسرے سے برابر ہونا، آپس میں اختلاف نہیں کرنا، اپنے امراء کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور ان پر صبر کرنا شامل ہیں۔

پس اس سبب کو یاد رکھو اور اس کی حفاظت کرو۔ متحد رہو اور اختلاف نہ کرو۔ اطاعت کرو اور کبھی جھگڑا مت کرو۔ خبردار! کبھی صف کو مت توڑنا، چاہے تم میں سے کسی ایک کو پرندے لیجائے، مگر وہ صف کو مت توڑے اور نہ ہی صف کو توڑنے میں کوئی مدد کریں۔

جو صف توڑنا چاہے تو اس کے سر کو گولیوں سے اڑا ڈالو اور اس میں جو کچھ ہے، اسے باہر نکال دو، چاہے وہ کوئی بھی ہو اور اس کے لیے کوئی اکرام نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ومَن بايع إمامًا فأعطاه صفقة يده وثمرة قلبه: فليطعه إن استطاع، فإن جاء آخر ينازعه: فاضربوا عنق الآخر".

”جس شخص نے کسی امام کی بیعت کی ہو اور اپنے ہاتھ کا مال اور دل کا پھل (اپنا قول واقرار) اس کو دے دیا ہو تو پھر استطاعت کے مطابق اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا آئے اور اس سے جھگڑا کرے تو اس دوسرے کی گردن مار دو۔“

وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مَن أطاعني : فقد أطاع الله، ومَن عصاني: فقد عصى الله، ومَن يطع الأمير: فقد أطاعني ، ومَن يعصِ الأمير: فقد عصاني، وإنما الإمام جُنّة؛ يُقاتل مِن ورائه ويُتّقى به؛ فإن أمر بتقوى الله وعدل: فإن له بذلك أجرًا، وإن قال بغيره: فإن عليه منه" [رواه البخاري]

”ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی، اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ امام مسلمانوں کے لئے ڈھال کی مانند ہوتا ہے جس کی پشت پناہی سے دشمنوں سے جنگ لڑی جاتی ہے اور جس کے ذریعے دشمنوں کی آفات سے حفاظت حاصل کی جاتی ہے۔ اگر وہ اللہ کے تقوی کا حکم دے اور عدل کریں تو اسے اس کے بدلے میں اجر ملے گا۔ اگر وہ اس کے علاوہ کچھ اور کہیں تو اس کا ذمہ دار وہی ہو گا۔“

اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو! ایک امر باقی رہ گیا ہے۔ وہ یہ کہ تمہاری طرف شبہ ڈالتے ہوئے کچھ لوگ کہیں گے کہ: "تم نے خلافت کا اعلان کیسے کیا جبکہ امت تم پر اکٹھی نہیں ہوئی ہے؟"

تمہیں گروپوں، تنظیموں، جماعتوں، دستوں بریگیڈز، کونسلوں، کمیٹیوں اور رابطہ کار اداروں، اتحادی کونسل، افواج، اور تحریکوں نے تسلیم نہیں کیا ہے۔

پس ان کو یہ جواب دوں کہ:

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ * إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ} [هود: 118، 119]

"لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے * مگر جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے۔"

یہ سب لوگ کبھی کسی ایک معاملے پر متفق نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ کبھی کسی معاملے پر متفق ہونگے، الا یہ کہ جس پر اللہ رحم کرے۔

پھر دولت اس کے ساتھ اکٹھی ہوتی ہے جو اکھٹا ہونا چاہتے ہیں۔

اگر وہ کہیں کہ کم از کم تم ان سے مشورہ کر لیتے اور ان پر عذر پورا کر کے انہیں اپنی طرف مائل کرتے؟ تو ان کو جواب دوں کہ یہ معاملہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتار کا ہے۔

{وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى} [طه: 84]

" اور اے پروردگار میں نے تیری طرف (آنے کی) جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو۔"

پھر ان سے کہوں کہ ہم کس سے مشورہ کرتے؟ جبکہ انہوں نے تو دولت کو تسلیم نہیں کیا ہے جبکہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس اسے ایک ریاست کے طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔

پھر ہم کس سے مشورہ کرتے؟ کیا ہم ان سے مشورہ کرتے، جنہوں نے ہمیں بے یارومددگار چھوڑ دیا تھا؟ یا پھر ہم ان سے مشورہ کرتے جنہوں نے ہم سے غداریاں کی ہیں؟

یا ہم ان سے مشورہ کرتے، جنہوں نے ہم سے اعلان برأت کیا اور ہمارے خلاف لوگوں کو ابھارا؟ یا ہم ان سے مشورہ کرتے جو ہم سے دشمنی نبھاتے ہیں؟ کیا ہم ان سے مشورہ کرتے، جو ہمارے کیخلاف لڑیں ہیں؟

اگر وہ کہیں کہ ہم تمہیں تسلیم نہیں کرتے ہیں تو ان کو جواب دوں کہ اللہ تعالی نے ہم پر فضل کیا کہ اس نے ہمیں خلافت کے قیام کی توفیق دی اور ہم اللہ کے حکم کو بجالاتے ہوئے اسے تسلیم کرتے ہیں۔

{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ} [الأحزاب: 36]

"اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔"

ان سے کہوں کہ ہم نے اس خلافت کے لیے اپنے خونوں کی ندیاں بہائی ہیں، اپنے چیتھڑوں پر اس کی بنیادیں کھڑی کیں ہیں اور ہم نے اس کو پانے کے لیے کئی برس قید، قتل، تشدد اور دربدر کا سامنا کیا ہے۔

ہم نے اس دن کا خواب دیکھنے کے لیے بڑی سختیاں جھیلیں ہیں اور آج جب ہم اس کے پاس پہنچ گئے ہیں تو پھر ہم کیوں اس کے قیام میں ایک لمحہ کی تاخیر کریں۔

آخر میں مسلمانوں کو رمضان المبارک مہینے کی آمد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہے کہ وہ اس مہینے کو مسلمانوں کے لیے عزت بخشنے، کامیابی عطا کرنے اور زمین میں استحکام بخشنے کا سبب بنائے۔ اس کی راتوں اور دنوں کو شیعہ، صحوات اور مرتدین پر تباہی بنائے۔

اللہ ہی اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

www.ansaarullah.tk

باب الاسلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

http://203.211.136.155/~babislam

اہم نوٹ:

باب الاسلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں